مُعاشرتی بُرائی اَور اُس کا رد

قرآن وسنت کی روشنی میں

تالیف

ذیشان علی



نظرِ ثانی

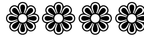
مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ

ڈاکٹر سید توقیر حسین حفظہ اللہ



بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمة الكتاب

تمام تعریفیں اللہ وحدہٗ لا شریک کے لیے ہیں اور درود ہو اُس کے آخری رسول خاتم النّبیین، امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر۔ اللہ تعالیٰ کا کروڑوں بار شکر ہے جس نے اس بندۂ ناچیز کو اسلام کی طرف راغب کیا۔ یہ کتاب صرف اُس کی مدد کی وجہ سے مکمل ہوئی۔

انسان ہمیشہ سے ہی شیطانی ہتھکنڈوں میں پھنستا آیا ہے، سوائے ان کے جو کہ اللہ کے نیک بندے اور اس کی اتباع کرنے والے تھے۔ قرآن کے مطابق شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور ہمیں، اہل توحید کو دنیا کی رنگینیوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ اب جبکہ مغربی تہذیب نے مسلمانوں کو بہت آزاد خیال کر دیا ہے وہ ''مشت زنی'' جیسے قبیح فعل کو برا نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ کہنا بھی غلط نہیں ہوگا کہ کچھ لوگ اس کو سرے سے گناہ تصور ہی نہیں کرتے ہیں! یہ قرآن و سنت سے ہمارے دور رہنے کی واضح دلیل ہے۔ یقیناً مشت زنی حرام ہے اور آپ کے ہاتھوں میں یہ کتابچہ اس کی سنگینی پر قرآن، حدیث، صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین اور مفسرین کے اقوال کے حوالے سے بحث کی گئی۔ اس کتابچہ میں صرف صحیح احادیث پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے اور ضعیف احادیث، جو کہ عوام میں بہت مشہور ہیں، ان کو حکم کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مشت زنی کو احادیث میں صراحتاً حرام نہیں کہا گیا۔ لیکن آثار سے اور چند احادیث پر غور کرنے سے ایسا بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ میں نے اس کتابچہ میں ان سب احادیث کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا ہے جو کہ اس موضوع پر ملتی تھیں۔ یہ تحریر میں نے نوجوانانِ اسلام کے لیے قلم بند کی ہے اور اگر ایک مسلمان بھی اس فعل سے توبہ کر گیا تو وہ میرے لیے ساری انسانیت کی مانند ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنۡ اَحۡیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا﴾ [المائدۃ: 32/5]

''اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔''

دین کی بات دریافت کرنے میں شرم:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء (بنت کشل انصاریہ) رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایک عورت بیری کے پتوں کے ساتھ ملا ہوا پانی لے، پھر اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اس کو اچھی طرح مَلے۔ یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے اوپر پانی ڈالے، پھر کستوری لگا کپڑا یا روئی کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔'' اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اس سے پاکیزگی کیسے حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (جیسے وہ اس بات کو چھپا رہی ہوں) خون کے نشان پر لگا کر، اور اس (اسماء رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(غسل کرنے والی) پانی لے کر اس سے خوب اچھی طرح طہارت حاصل کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اسے ملے۔ حتیٰ کہ سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے آپ پر پانی ڈالے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں، انہیں دین کی سمجھ حاصل کرنے سے شرم وحیا نہیں روکتی۔'' [1]

حق بات کہنا اور دین کی بات پوچھنا یہ شرم کے خلاف نہیں ہے۔ شرم ہمیں گناہ اور برے کام کرتے ہوئے کرنی چاہیے۔ آج کل ہم گناہ میں شرم نہیں کرتے اور دین کی بات دریافت کرنے میں شرم کرتے ہیں، ایسی شرم پر خاک پڑے۔

---

[1] صحیح مسلم: 750، سنن ابن ماجه: 642.

مشت زنی کو جدید سائنس کی روشنی میں نہیں بیان کیا گیا کیونکہ مجھے سائنسی حوالے سے تو اس پر تحقیق ملی تھی لیکن اسلامی روح سے اس پر ایک مکمل کام نہ مل سکا۔ اس کتابچہ میں مسند احمد کے حوالوں میں بریکٹ میں فقہی ترتیب کے مطابق بھی نمبر دیا گیا ہے اور اکثر عربی مسند احمد کے مطابق جلد نمبر اور صفحہ نمبر دیے گئے ہیں اسی طرح سلسلہ احادیث صحیحہ میں بھی فقہی ترتیب دے دی گئی ہے۔ صحیح مسلم کے حوالوں میں حدیث نمبر اور سند نمبر (مسلسل نمبر) دونوں دے دیے گئے ہیں۔ اس کتابچہ کی پروف ریڈنگ ڈاکٹر سیّد توقیر حسین، جو کہ میرے اسلامیات کے استاد ہیں، (ڈی۔ پی۔ ایس ماڈل ٹاؤن لاہور)، اور مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ (ریسرچ سکالر دارالسلام لاہور) نے کی۔ استاد توقیر حسین نے میری ہر موڑ پر مدد کی اور میرے لیے اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔ میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔ اللہ انہیں دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔ مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ سے تحقیق کے دوران ہی ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں اپنی تحریر چیک کرنے کا کہا۔ انہوں نے دارالسلام میں اپنی بہت سی مصروفیات کے باوجود میرے اس کام کو بخوبی اور احسن انداز میں چیک کیا۔ میں اِن کے حسن اخلاق اور نوجوانانِ اسلام کی فکر کی وجہ سے بہت متاثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔ (آمین) تحقیق کو پبلش کروانے کا مشورہ میرے عزیز استاد انجینئر عمران رشید نے دیا اور میرے والد اور بھائی نے بھی ہر موڑ پر مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیاں معاف فرمائے۔ اور ہمارے ان الفاظ میں برکت ڈال دے تاکہ ہمارے دل بدل جائیں! (آمین)

(ذیشان علی)

zeeshan30284@gmail.com

ربیع الاوّل: 1440 ہجری بمطابق نومبر 2018ء



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب میں استعمال ہونے والی علوم الحدیث کی کچھ اصطلاحات

صحیح: وہ حدیث ہے جس کے نقل کرنے والے رواۃ ثقہ ہوں، عادل وضابط (پختہ حفظ کے مالک) ہوں اور ان کے درمیان سند متصل ہو، یعنی ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہو، نیز وہ شذوذ اور علتِ قادحہ سے پاک ہوں۔

حسن: وہ حدیث ہے جس کے بعض رواۃ ''صفت ضبط'' میں ''صحیح'' کے رواۃ سے قدرے کم ہوں۔اس کی دو قسمیں ہیں: حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ۔

حسن لذاتہ: صحیح لذاتہ میں ثقہ راوی کا نام الضبط ہونا ضروری ہے اور حسن لذاتہ میں راوی کے ضبط اور حفظ میں صحیح لذاتہ کے راوی کے مقابلے میں قدرے کمی ہو جاتی ہے۔

حسن لغیرہ: وہ ضعیف حدیث جس کے رواۃ میں سے کوئی راوی فسق یا کذب سے متصف نہ ہو اور وہ حدیث ایسی ہی کسی اور سند سے بھی مروی ہو۔ (دیکھئے حدیث نمبر:1 کا حاشیہ) محدثین کے نزدیک یہ قابل حجت نہیں ہے۔

ضعیف: وہ حدیث ہے جس کے رواۃ کے اندر حسن کے رواۃ کی صفات میں سے کوئی صفت یا پوری صفات نہ پائی جائیں۔اس کا سبب سند میں انقطاع جیسے: حدیث کا مرسل، معلق، معضل، منقطع، مدلس خفی وغیرہ ہونا ہے۔ضعیف حدیث سے دلیل اور حجت پکڑنا جائز نہیں بلکہ اگر کہیں بتانی بھی ہو تو اس کا حکم واضح کیے بغیر نہیں بیان کرنی چاہیے۔

مرسل: یہ ضعیف حدیث کی ایک قسم ہے جس میں تابعی نے رسول اکرم ﷺ سے

روایت کی ہو۔ مثلاً تابعی کہے: "قال رسول اللہ ﷺ" اور صحابی درمیان سے ساقط ہو۔ تمام صحابی عادل مانے گئے ہیں لیکن مرسل روایت میں کیا پتا تابعی نے کسی اور تابعی سے سنا ہو اور وہ ضعیف ہو۔

منقطع: وہ حدیث ہے جس کے درمیان سند سے کوئی ایک راوی ساقط ہو۔ یہ سقوط ایک جگہ سے بھی ہوسکتا ہے اور کئی جگھوں سے بھی۔ [ابنِ حجر]

حدیث قدسی: وہ حدیث ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ اللہ کی طرف کریں۔

مرفوع: جو روایت نبی ﷺ کی طرف منسوب کی جائے، چاہے قول ہو یا فعل، متصل ہو یا منقطع ہو یا پھر مرسل ہو (اُسے مرفوع کہتے ہیں)۔ [اختصار علوم الحدیث]

موقوف: وہ خبر جو کسی صحابی کی طرف منسوب ہو، قولی ہو یا فعلی یا تقریری۔ اسے "اثر" بھی کہتے ہیں۔

مقطوع: وہ خبر جس کی نسبت تابعی یا تابع تابعی کی طرف ہو۔

ثقہ راوی: عادل اور پختہ حفظ والا۔

مجہول الحال: ایسا راوی جس کے متعلق ائمہ فنِ حدیث کا کوئی تبصرہ نہ ملتا ہو اور اس سے روایت کرنے والے کل دو آدمی ہوں جس کے باعث اس کی شخصیت معلوم ہو مگر ثقہ یا ضعیف ہونا معلوم نہ ہو، اسے مجہول الحال یا مستور کہتے ہیں۔



مشت زنی سے مراد

مشت زنی سے مراد ہاتھ کی مدد سے منی خارج کرنا ہے- عربی میں اسے استمناء یا اِسْتِمْنَاء بِالْيَدْ کہتے ہیں۔اس کے لیے جلق لگانا اور خضخضت کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

"According to Merriam-Webster(America's leading and most trusted Dictionary) : erotic stimulation especially of one's own genital organs commonly resulting in orgasm and achieved by manual or other bodily contact exclusive of sexual intercourse, by instrumental manipulation, occasionally by sexual fantasies, or by various combinations of these agencies." ❶

نیکی اور برائی کیا ہے؟:

سیدنا نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

''نیکی اچھا خلق ہے، اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔'' ❷

---

❶ Webster's New encyclopedic dictionary, Page: 1127, published in 2002.

❷ صحیح مسلم: 6516 (2553).

سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تیری نیکی تجھے خوش کر دے اور تیری بُرائی تجھے غمگین کر دے تو تو مومن ہے۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! تو گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی چیز تیرے دل میں کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔'' [1]

نصِ قرآن کی روشنی میں:

(1).... ﴿وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾﴾ [المؤمنون: 23/5 - 7]

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت میں آ چکی ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔''

تفسیر: یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو حرام کاری سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ زنا اور لواطت جیسے ممنوعہ امر سے اجتناب کرتے ہیں اور سوائے اپنی منکوحہ بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے کسی اور کے قریب نہیں جاتے۔ جو شخص صرف ان حلال ذرائع پر اکتفا کرتا ہے تو اس پر کوئی ملامت نہیں ہے اور نہ کوئی گناہ لیکن وہ لوگ جو ان طریقوں کے علاوہ کسی اور طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں، وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور

[1] مشكاة المصابيح: 45، شیخ زبیر علی زئی نے صحیح کہا ہے، مسند أحمد: 22512، 22519، 22552 شیخ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے، مستدرك الحاكم: 33- امام حاکم نے اس کی سند کو بخاری اور مسلم کی شرط پر کہا ہے اور امام ذہبی ان سے متفق ہیں۔

ان کے موافقین نے اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے مشت زنی کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ دونوں مذکورہ حلال صورتوں سے خارج ہیں اور ایسا کرنے والا اس فرمان: ﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ﴾ کے موجب حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔ [1]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذکر (شرمگاہ) کا استعمال بیوی اور لونڈی میں جائز ہے، ہاتھ کا استعمال جائز نہیں ہے۔ [2]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ''سات قسم کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں عالموں کے ساتھ جمع کرے گا اور انہیں سب سے پہلے جہنم میں جانے والوں کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ توبہ کرلیں، توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ مہربانی سے رجوع فرماتا ہے:

(1) ایک تو ہاتھ سے نکاح کرنے والا، یعنی مشت زنی کرنے والا

(2) اغلام بازی کرنے اور

(3) کرانے والا،

(4) نشے باز شراب کا عادی

(5) اپنے ماں باپ کو مارنے پیٹنے والا یہاں تک کہ وہ چیخ پکار کرنے لگیں

(6) اپنے پڑوسیوں کو ایذاء پہنچانے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت بھیجنے لگیں

(7) اپنی پڑوسن سے بدکاری کرنے والا۔ [3]

---

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت آیت: 5/23 - 7.

[2] سنن الکبریٰ بیھقی: قبل 14132.

[3] تفسیر ابن کثیر، تحت آیت: 2/ 223 اور آیت 23/ 5-7، بیھقی، شعب الإیمان: 5470، اس کی سند کو شیخ زبیر علی زئی نے ''تحقیق وتخریج تفسیر ابن کثیر''، میں ضعیف کہا ہے۔ سند میں دو راوی- مسلمہ بن جعفر اور حسان بن حمید مجہول الحال ہیں۔ یہ روایت کل تین اسناد سے مروی ہے۔ پہلی سند (تفسیر ابن کثیر، تحت ⇦⇦⇦

اکثر علماء اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ بعض علماء نے کہا: یہ اپنے ساتھ برائی کرنا ہے (دیکھئے حدیث: 3) یہ وہ معصیت ہے جس کو شیطان نے ایجاد کیا ہے اور لوگوں میں اس کو پھیلا دیا حتیٰ کہ اس پر بات ہونے لگی کاش! یہ نہ کی جاتی، اگر اس کے جواز پر دلیل بھی ہوتی تو ایک صاحب مروّت اس کی خست کی وجہ سے اعراض (اجتناب) کرتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ استمناء، لونڈی سے تعلق قائم کرنے سے بہتر ہے۔ ہم کہیں گے لونڈی سے تعلق قائم کرنا بہتر ہے خواہ کافرہ بھی ہو۔ محمد بن عبدالحکم نے کہا: میں نے حرملہ بن عبدالعزیز کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو استمناء کرتا ہے تو انہوں نے جواباً یہ آیت پڑھی: ﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ﴾ ❶

آیت مذکورہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ عمل بالید بھی حرام ہے۔ ابن جریج کا قول ہے: میں نے عطاء سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: مکروہ ہے (یعنی مکروہِ تحریمی جو حرام ہوتا ہے۔) ❷ عطاء نے کہا: میں نے سنا کہ کچھ لوگوں کا حشر اس حالت میں ہو گا کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ وہ یہی عمل کرنے والے ہوں گے۔ ❸

⇦⇦⇦ آیت: 223/2) میں ابن لہیعہ اور اس کے استاد دونوں ضعیف ہیں۔ دوسری سند (تفسیر ابن کثیر، تحت آیت: 7/23) میں مسلمہ بن جعفر اور حسان بن حمید مجہول الحال ہیں۔ تیسری سند (تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی: 140/1، سلسلة الاحادیث الضعیفة: 4851) میں عبدالرحمٰن بن زیاد الافریقی ضعیف اور علی بن محمد الوراق مجہول ہیں۔ شیخ ملا علی قاری نے (المصنوع في معرفة الحدیث الموضوع: 378) فرمایا: اس کی کوئی اصل نہیں ہے (یعنی یہ موضوع ہے)۔ الرھاوی نے اس کی یہ تصریح کی ہے۔

❶ تفسیر قرطبی، تحت آیت: 23/ 5-7.

❷ یہ قول صحیح سند کے ساتھ، جو امام بخاری کی شرط پر ہے، مصنف عبدالرزاق میں موجود ہے۔ حدیث: 13586۔

❸ مصنف عبدالرزاق میں حاملہ والے الفاظ مجھے نہیں ملے۔ البتہ امام بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان اور امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ الکبیر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک قول نقل کیا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن مشت زنی کرنے والا اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ حاملہ ہوگا۔ امام بیہقی فرماتے ہیں: اس طرح روایت کرنے میں مسلمہ بن جعفر متفرد ہے۔ (بیھقی، شعب الإیمان: 330/7، حدیث: 5470) مسلمہ بن جعفر اور حسان بن حمید محدثین کے نزدیک متفقہ طور پر مجہول الحال راوی ہیں پس اس طرح کی کوئی روایت کا صحیح یا حسن سند سے مرفوع یا موقوف ہونا ثابت نہیں، لیکن کچھ مفسرین نے انہیں پھر بھی نقل کیا ہے۔

مقطوع روایت میں ہے: سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتی تھی۔ ❶

یہ بھی مروی ہے کہ بعض عربی سفروں میں مختلف طریقوں سے منی خارج کرتے تھے، یہ آیت اُن کے لیے نازل ہوئی۔ ❷

بہت سے ائمہ وفقہا نے اس آیت کے تحت استمناء کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ ❸

امام احمد بن حنبل اس (مشت زنی) کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ❹ امام مالک اور امام شافعی اس کو قطعی حرام ٹھیراتے ہیں، اور حنفیہ کے نزدیک اگرچہ یہ حرام ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ اگر شدید غلبۂ جذبات کی حالت میں آدمی سے احیاناً اس فعل کا صدور ہو جائے تو امید ہے کہ معاف کر دیا جائے گا۔ ❺

سیّدنا عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عورتوں سے متعہ (ایک قسم کا نکاح جو اہل سنت کے ہاں قطعی حرام ہے) کے متعلق مسئلہ

---

❶ تفسیر امام بغوی (مترجم) جلد: 4 صفحہ: 199–200، مظہری، روح البیان اور کنز الإیمان مع خزائن العرفان، تحت آیت: 5/23 - 7۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی طرف منسوب یہ قول بدون سند ہے۔

❷ تفسیر روح البیان، تحت آیت: 70/ 31. ❸ تفسیر معارف القرآن تحت آیت: 5/23- 7.

❹ یہ درست ہے کہ امت میں سے کچھ افراد نے اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ جن میں امام احمد بن حنبل جیسے جلیل القدر مجتہد بھی شامل ہیں۔ مصنف عبدالرزاق میں ایک قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھی منسوب ہے لیکن اس کی سند میں انقطاع ہے اور وہ ضعیف ہے۔ البتہ تابعی حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ انہوں نے اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ (دیکھئے: مصنف عبدالرزاق 13594) لیکن اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ انہوں کو اس بات کا بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ عمل مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے عذاب کی طرح آ جائے گا اور ہر نوجوان سے اس کا سرزد ہونا ایک عام بات سمجھی جائے گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ امام احمد بن حنبل کی اس بات پر اکتفاء نہیں کیا گیا۔ امام قرطبی فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل اپنے تقویٰ و ورع کے باوجود اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ پھر آگے لکھتے ہیں: استمناء کی دلیل ضعیف ہے اور خسیس (تنگ دِل) آدمی کے لیے بھی عار اور شرم کا باعث ہے۔ پھر ایک عظیم آدمی کے لیے کیسے درست ہوگا؟ (تفسیر قرطبی، تحت آیت: 5/23-7)، پھر لکھتے ہیں: "وَيَبْقَى عَلَى التَّحْرِيمِ الِاسْتِمْنَاءُ رَدًّا عَلَى أَحْمَدَ" پس استمناء اپنی تحریم پر باقی ہے، یہ امام احمد (رحمہ اللہ) پر رد ہے۔ (تفسیر قرطبی، تحت آیت: 24/33).

❺ تفسیر قرطبی اور تفہیم القرآن، تحت آیت: 23/ 5–7.

پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں: پھر انہوں نے ان آیات کی تلاوت کی:

﴿وَ الَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ﴾

[المؤمنون: 23/5 - 7]

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت میں آچکی ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں۔''

یعنی اپنی بیویوں اور باندیوں کے علاوہ (موجودہ دور میں صرف بیویوں)، تو اس نے زیادتی کی۔ [1]

حضرت قاسم رحمہ اللہ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت میں آچکی ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں۔''

---

[1] مستدرك الحاكم: 3484- امام حاکم اور ذہبی کہتے ہیں: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے لیکن شیخین رحمہ اللہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ **نوٹ**: اس حدیث سے صرف متعہ ہی نہیں بلکہ ان تمام کاموں کی حرمت کا پتا چلتا ہے جو نفسانی خواہشات کے لیے کیے جاتے ہیں اور حرام ہیں، چاہے اس طرح کے کام کتنی بھی جدت پکڑ جائیں۔ **ایک غلطی کا ازالہ**: کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ اُن کے گھر میں کام کرنے والی خواتین یا ملازمین بھی لونڈی یا غلام ہی ہیں لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ لونڈی، غلام اسلام کے دور اوّل میں ہوا کرتے تھے جس رواج کو اسلام نے مختلف صورتوں سے کفارات وصدقات کی شکل میں ختم کر دیا، اور کسی آزاد کو غلام بنانا گناہ کبیرہ قرار دیا۔ گویا آئندہ کے لیے غلامی کا مستقل طور پر قلع قمع کر دیا، لونڈی اور غلام وہ ہیں جن سے مسلمانوں نے جہاد کیا اور وہ جنگی قیدی بنے۔ **احسن البیان میں ہے**: اب صرف بیوی ہی اس کام (مباشرت) کے لیے رہ گئی ہے۔ کیونکہ اصطلاحی لونڈی کا وجود فی الحال ختم ہے جب کبھی حالات نے دوبارہ وجود پذیر کیا تو بیوی ہی کی طرح اس سے مباشرت جائز ہوگی۔ (تفسیر احسن البیان، تحت، آیت: 7/23).

اس پر حضرت قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو باندیوں اور بیویوں کے علاوہ کہیں شہوت پوری کریں تو وہ سرکشی کرنے والے ہیں۔ [1]

(2).... ﴿يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۲۴﴾ [النور: 24/24]

”جس دن خود ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اوران کے پاؤں ان کے خلاف اس کرتوت کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں۔“

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝۶۵﴾ [یسین: 65/36]

”آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے، اوران کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اوران کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔“

تفسیر: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ اچانک ہنس دیے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہونے لگیں، پھر فرمایا:

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کیوں ہنسا؟“ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو ہی معلوم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس جھگڑے کی وجہ سے (میں ہنسا ہوں) جو بندہ قیامت کے دن اپنے رب سے کرے گا، بندہ کہے گا: اے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی تھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں۔ بندہ کہے گا کہ آج میں اپنے اوپر اپنی ذات کے سوا کسی کو گواہ ماننے پر

---

[1] مصنف إبن أبی شیبه (مترجم) 17790، اس کی سند بخاری ومسلم کی شرط پر ہے۔ سند میں ”افلح“ کا پورا نام ”افلح بن حمید“ ہے۔ یحییٰ بن معین اور ابوحاتم اسے ثقہ قرار دیتے ہیں۔ افلح قاسم اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ (میزان الاعتدال: 109/1)، یہ صحیح مسلم کے بھی راوی ہیں۔ دیکھئے: صحیح مسلم، حدیث: 2825 (1189) اور 2922 (1211)، امام ابن حجر العسقلانی نے اسے ثقہ لکھا ہے۔ (تقریب التهذيب: 547)

تیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ٹھیک ہے۔ میرے لکھنے والے معزز فرشتے نہ سہی، تیری اپنی ذات تجھ پر گواہ کافی ہے۔ چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم ہوگا کہ بولو اور ان اعمال کی گواہی دو جو یہ تمہارے ساتھ کیا کرتا تھا۔ تو وہ ہر ایک بات صاف صاف بتا دیں گے۔ پھر بندہ (قوت گویائی لوٹنے کے بعد) اپنے اعضاء سے کہے گا کہ تمہاری بربادی ہو۔ تمہاری خاطر ہی تو میں جھگڑ رہا تھا۔'' ❶

ایک اور روایت میں ہے:

''جب تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری زبان بندی کر کے بلایا جائے گا تو سب سے پہلے رانوں اور ہتھیلیوں سے سوال ہوگا!'' ❷

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی قیامت کے متعلق ایک طویل حدیث میں فرمایا:

''پھر تیسرے سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو کیا ہے؟ وہ جواب دے گا کہ میں تیرا بندہ ہوں، میں تجھ پر، تیرے نبی پر اور تیری کتاب پر ایمان لایا، روزے رکھے، نماز پڑھیں، صدقہ و زکوٰۃ دیتا رہا۔ علاوہ ازیں اور بھی نیک اعمال بیان کرے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ کیا ہم تم پر اپنا گواہ نہ لائیں؟ وہ ابھی اسی سوچ میں ہوگا کہ کسے بطور گواہ پیش کیا جائے گا کہ اس کے منہ کو سی دیا جائے گا اور اس کی ران سے کہا جائے گا کہ تو بول۔ چنانچہ اس کی ران، گوشت اور ہڈیاں بول کر اس کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ یہ منافق ہوگا۔ یہ سب کچھ اس لیے ہوگا تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے اور ایسے سخت محاسبہ کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض تھا۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم: 7439 (2969)، بیھقی، شعب الإیمان: 265، مسند ابو یعلیٰ: 3870.

❷ مسند أحمد، جلد: 5، صفحه: 5، طبرانی معجم الکبیر: 16328- شیخ زبیر علی زئی نے ''تحقیق وتخریج تفسیر ابن کثیر'' میں حسن کہا ہے۔

❸ صحیح مسلم: 7438 (2968).

(3)۔۔۔۔ ﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَ اللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا ۗ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ [البقرة: 268/2]

”شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا ہر بات جاننے والا ہے۔“

تفسیر: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آدمی پر شیطان کا اثر (وسوسہ) ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی اثر (الہام) ہوتا ہے۔ شیطان کا اثر یہ ہے کہ انسان سے بُرائی کا وعدہ کرتا ہے، اور حق کو جھٹلاتا ہے۔ اور فرشتے کا اثر یہ ہے کہ وہ خیر کا وعدہ کرتا ہے، اور حق کی تصدیق کرتا ہے۔ تو جو شخص یہ پائے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ اور جو دوسرا اثر پائے، یعنی شیطان کا تو شیطان سے اللہ کی پناہ حاصل کرے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت: ﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ ﴾ پڑھی۔“ [1]

(4)۔۔۔۔ ﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴾ [النساء: 28/4]

”اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے اور انسان کمزور پیدا ہوا ہے۔“

تفسیر: سیّدنا طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کو خاص عورت کے معاملے میں کمزور کہا گیا ہے۔ وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے پاس مرد کی عقل جاتی رہتی ہے (یعنی وہ بے وقوف بن جاتا ہے)۔ [2]

---

[1] سنن ترمذی: 2988، اسے شیخ البانی نے صحیح کہا ہے، تفسیر ابن کثیر، تحت آیت: 268/2۔

[2] تفسیر ابن کثیر اور قرطبی، تحت آیت: 4/ 28، تفسیر طبری: جلد: 5، صفحہ: 39۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: انسان عورتوں کے سلسلہ میں صبر نہیں کر سکتا ہے۔ ابن مسیب نے کہا: مجھ پر اسی (80) سال گزر گئے اور میری ایک آنکھ چلی گئی اور میں دوسری سے بھی کم دیکھتا ہوں اور میرا ساتھی (شرمگاہ) نابینا اور بہرہ ہے اور مجھے عورتوں کے فتنہ سے اندیشہ ہے۔ اور حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: کیا تم مجھے نہیں دیکھتے کہ میں سہارے کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں اور میں نہیں کھاتا مگر جو میرے لیے نرم کیا جاتا ہے اور گرم کیا جاتا ہے اور میرا ساتھی ایک عرصہ سے مر چکا ہے، پھر بھی مجھے پسند نہیں کہ میں کسی ایسی عورت سے خلوت کروں جو میرے لیے حلال نہیں، ہر روز مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں میرے پاس شیطان نہ آ جائے اور اسے (شرمگاہ) کو مجھ پر حرکت دے دے حالانکہ میرے ساتھی (شرمگاہ) کے لیے نہ سننے کی طاقت ہے نہ دیکھنے کی۔ [1]

وضاحت: صحابی (عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ) اور تابعی (ابن مسیب رحمہ اللہ) کا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم بوڑھے ہو چکے ہیں، اور جنسی طور پر بھی کسی قابل نہیں اس کے باوجود تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ ملاقات سے ڈرتے ہیں کیوں کہ شیطان پھر بھی انسان کو ورغلا کر بے حیا کر دیتا ہے، چاہے وہ بوڑھا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے عورتوں میں کشش رکھی ہے۔ چاہے مرد جوان ہو یا بوڑھا، چاہے جنسی طور پر طاقتور ہو یا کمزور۔

(5)۔۔۔۔ ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾

[الانعام: 151/6]

''اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی۔''

[1] تفسیر قرطبی، تحت آیت: 4 / 28۔

تفسیر: سیّدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہوں خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی خود مدح کی ہے۔ (عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے یہ حدیث خود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں، میں نے پوچھا: اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حدیث بیان کی تھی؟ کہا کہ ہاں۔ [1]

اَلْفَوَاحِش سے مراد ہیں کبیرہ گناہ، یا صرف گناہ۔ ظاہر گناہ سے مراد وہ گناہ ہیں جو بیرونی اعضائے جسم سے اعلانیہ کیے جاتے ہیں اور پوشیدہ گناہ وہ ہیں جو صرف بیرونی اعضائے جسم (ہاتھ، پاؤں اور آنکھ وغیرہ) سے کئے جاتے ہیں مگر چھپ کر، نفاق (حسد، کینہ) وغیرہ جن کا تعلق دل سے ہے یہ بھی باطنی فواحش میں داخل ہیں۔ [2]

مشت زنی سے لواطت تک کا سفر:

لواطت سے مراد مَردوں کا آپس میں جنسی زیادتی کرنا، اسے اغلام بازی بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں اسکا ذکر کرنا اس لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی خواہشات کی تسکین کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے اور اب لواطت، جیسے کہ قومِ لوط نے سب سے پہلے کیا تھا، مسلمانوں میں بھی عام ہوتی جا رہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مجھے اپنی امت کے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل (اغلام بازی) ہے۔“ [3]

---

[1] صحیح بخاری: 4634، سنن دارمی: 2271.

[2] تفسیر مظھری، تحت آیت: 151/6.

[3] سنن ترمذی: 1457، شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، سنن ابن ماجہ: 2563، مستدرك الحاکم: 8057- امام حاکم کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے لیکن امام بخاری و مسلم نے اسے نقل نہیں کیا اور حافظ ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس آدمی کو جانور کے ساتھ وطی (جماع) کرتے ہوئے پاؤ تو اسے قتل کر دو اور (ساتھ میں) جانور کو بھی قتل کر دو۔'' ❶

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو کسی چوپائے سے بدفعلی کرے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو قومِ لوط جیسا عمل کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قومِ لوط کے فعل کے بارے میں تین مرتبہ لعنت کی۔'' ❷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم لوگ جسے قوم لوط کا عمل (اغلام بازی) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول (بدفعلی کرنے اور کرانے والے) دونوں کو قتل کر دو۔'' ❸

شیخ محمد صالح العثیمین لکھتے ہیں:

''بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے دیکھنا اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے سے زیادہ خبیث ہے، جیسا کہ لواطت زنا سے زیادہ خبیث ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لواطت کی حد میں راجح یہ ہے کہ اس کی حد زنا سے زیادہ سنگین ہے، اور فاعل اور مفعول بہ کو ہر حال میں قتل کیا جائے گا خواہ وہ غیر شادی شدہ ہو، پس فاعل اور مفعول بہ کو قتل کر دیا جائے گا۔ شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صحابہ کا اس پر اجماع ہے، یعنی فاعل اور مفعول کو قتل کرنے پر خواہ غیر شادی شدہ ہوں، لیکن

❶ سنن ترمذی: 1455، اس کی سند کو شیخ زبیر علی زئی اور شیخ البانی نے حسن کہا ہے۔

❷ صحیح الترغیب والترهیب: 2223- شیخ البانی نے صحیح کہا ہے، بیهقی، شعب الإیمان: 5373، تفسیر تبیان القرآن، تحت آیت: 151/6.

❸ سنن ترمذی: 1456، اس کی سند کو شیخ زبیر علی زئی نے حسن اور شیخ البانی نے صحیح کہا ہے، سنن ابو داؤد: 4462، ابن ماجه: 2561، مسند احمد، جلد: 1 صفحه: 269 اور 300.

اس کی کیفیت میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا: انہیں آگ میں جلا دیا جائے، بعض (امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ انہیں پتھروں سے رجم کر دیا جائے اور بعض دوسرے علماء (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) نے کہا: انہیں بلندی سے نیچے پھینکا جائے اور پھر ان پر پتھر مارے جائیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ امرد (بے داڑھی مونچھ کا نوعمر حسین لڑکا) سے بچو کیونکہ اس کا فتنہ کنواری لڑکیوں سے زیادہ شدید ہے۔'' ❶

احتیاط:

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو جائے تو انہیں نماز کے متعلق حکم دو، اور جب وہ دس برس کی ہو جائے (اور وہ اس میں کوتاہی کرے) تو انہیں اس پر مارو، اوران کے سونے کے بستر الگ کر دو۔'' ❷

(6).... ﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ [الاعراف: 33/7]

''کہہ دو کہ: میرے پروردگار نے تو بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی۔ نیز ہر قسم کے گناہ کو اور ناحق کسی سے زیادتی کرنے کو۔''

تفسیر: حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اِثْمَ سے مراد تمام گناہ ہیں اور بَغْيٌ کے معنی اپنے اوپر زیادتی کرنا ہے۔ ❸

---

❶ شرح صحیح بخاری، جلد: 6 صفحہ: 43-44، نعم الباری، جلد: 13 صفحہ: 119، تحت حدیث بخاری: 6243.

❷ سنن ابو داؤد: 495، شیخ زبیر علی زئی نے اسے صحیح کہا ہے۔ مسند احمد، جلد: 2، صفحہ: 187، مسند بزار: 9823، مستدرك الحاكم: 708. ❸ تفسیر ابن کثیر، تحت آیت: 33/7۔

فواحش سے مراد ہے کبیرہ گناہ۔ اور اثم سے مراد مطلق گناہ ہے خواہ کبیرہ ہو یا صغیرہ۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ فواحش سے مراد ہے زنا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً﴾ [بنی اسرائیل: 17/ 32] ''اور زنا کے قریب نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے۔'' خواہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ۔ ظاہر سے مراد علی الاعلان بدکاری ہے۔ [1]

(7).... ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝۳۲﴾

[بنی اسرائیل: 32/17]

''اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو، وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ روی ہے۔''

تفسیر: اللہ تعالیٰ نے زنا، اس کے قریب لے جانے والے اسباب اور اس فعل قبیح پر اکسانے والے تمام امور کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بے حیائی، بہت بڑا گناہ اور بہت بُرا راستہ ہے۔

ایک صحابی کا رسول اکرم ﷺ سے زنا کی اجازت مانگنا:

سیدنا ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نوجوان، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے زنا کی اجازت دیں، لوگ اس پر پل پڑے اور کہا: خاموش ہو جا، خاموش ہو جا تُو، لیکن آپ ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا: ''قریب ہو جا۔'' پس وہ آپ ﷺ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اپنی ماں کے لیے اس چیز کو پسند کرتا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح لوگ بھی اپنی ماؤں کیلئے اس برائی کو پسند نہیں کرتے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کیا تو اپنی بیٹی کے لئے اس چیز کو پسند کرے گا؟'' اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ بھی اس بُرائی کو اپنی بیٹیوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔'' آپ ﷺ نے

[1] تبیان القرآن، تحت آیت: 33/7.

فرمایا: ''اچھا کیا تو زنا کو اپنی بہن کے لئے پسند کرتا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، میں اپنی بہن کے لیے اس کو کبھی بھی پسند نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ بھی اپنی بہنوں کے لئے اس بُرائی کو پسند نہیں کرتے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس کو اپنی پھوپھی کے لئے پسند کرے گا؟'' اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم میں اس کو پسند نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تو اس بُرائی کو اپنی خالہ کے لیے پسند کرے گا؟'' اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں اس کو پسند نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر لوگ بھی اپنی خالاؤں کے لئے اس بُرائی کو پسند نہیں کرتے۔'' آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور اس کے حق میں یہ دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ.))

''اے میرے اللہ! اس کے گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کو محفوظ کر دے۔''

اس کے بعد وہ نوجوان کسی چیز کی طرف مُڑ کر بھی نہیں دیکھتا تھا۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ زنا نہ کرو بلکہ یہ فرمایا کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ، یعنی ایسا کوئی کام نہ کرو جو زنا کا محرک ہو اور زنا کا باعث اور سبب بنے، مثلاً اجنبی عورتوں سے تعلق پیدا کرنا، ان سے خلوت میں ملاقات کرنا، ان سے ہنسی اور دل لگی کی باتیں کرنا اور ان سے ہاتھ ملانا اور بوس و کنار کرنا۔ مغربی تہذیب میں یہ تمام امور عام ہیں اور زندگی کے معمولات

---

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت آیت: 32/17، مسند أحمد: 22564(6648)- سند کو شیخ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے۔ شیخ زبیر علی زئی نے ''تحقیق وتخریج تفسیر ابن کثیر'' میں صحیح کہا ہے، سلسلہ أحادیث صحیحہ: 370 (2819)، مسند أبو یعلیٰ: 7275، بیہقی، شعب الإیمان: 5755، طبرانی: 7679، مجمع الزوائد، جلد: 1 صفحہ: 129.

میں داخل ہیں اسی وجہ سے وہاں زنا بھی عام ہے۔ ❶

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام جو پائے ان میں یہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیا نہ ہوتو پھر جو جی چاہے کر۔'' ❷

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ اپنے ایک بھائی سے کہہ رہے تھے کہ تم اتنی شرم کیوں کرتے ہو۔ آپ ﷺ نے اس انصاری سے فرمایا کہ اس کواس کے حال پر رہنے دو کیونکہ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔ ❸

فرمایا کہ زنا کے قریب مت جاؤ، یعنی اس کے دواعی و اسباب سے بھی بچ کر رہو، مثلاً غیرمحرم عورت کو دیکھنا، ان سے اختلاط، کلام کی راہیں پیدا کرنا، اسی طرح عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر گھروں سے باہر نکلنا، وغیرہ ان تمام امور سے پرہیز ضروری ہے تاکہ اس بے حیائی سے بچا جاسکے۔ ❹

صحیح احادیث کی روشنی میں:

[1]...... (1) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے خضخضہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمانے لگے: لونڈی سے نکاح اس سے بہتر ہے اور وہ اس سے بہتر ہے۔ ❺

[2]...... ابو زبیر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ایک غلام ان کے پاس آیا، لوگ جانے لگے تو وہ بیٹھا رہا تو کچھ لوگوں نے کہا: اے غلام! جاؤ۔ عبداللہ بن

---

❶ تبیان القرآن، تحت آیت: 32/17.

❷ صحیح بخاری: 3483.

❸ صحیح بخاری: 24.

❹ تفسیر احسن البیان، تحت آیت: 32/17.

❺ سنن الکبریٰ بیہقی: 14132، جلد: 9، صفحہ: 132- (مترجم) مکتبہ رحمانیہ - مکتبہ نے اس پر حسن لغیرہ کا حکم لگایا ہے۔

عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: اس کو چھوڑ دو اس کو کسی چیز نے بٹھا رکھا ہے۔ جب لوگ چلے گئے تو غلام کہنے لگا: اے ابن عباس میں نوجوان غلام ہوں، شدید قسم کا جوش پاتا ہوں، میں اپنے ذکر (شرمگاہ) کو مَلتا رہا یہاں تک کہ انزال ہو گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: یہ زنا سے بہتر ہے اور لونڈی سے نکاح اس سے بہتر ہے۔ [1]

وضاحت: امام ابن تیمیہ اس حدیث کی وضاحت میں لکھتے ہیں: سابقہ اور بعد میں آنے والے علماء کی اکثریت کے نزدیک مشت زنی مباح نہیں چاہے گناہ کے ارتکاب کا ڈر ہو یا نہ ہو۔ جبکہ امام احمد سے مروی حضرت ابن عباس کے قول کے مطابق یہ اس شخص کے لیے مباح (جائز) ہے جسے گناہ یعنی زنا اور لواطت کے ارتکاب کا شدید ڈر ہو۔ پس گناہ اور شہوت کی شدت کے باعث یہ اس کے لیے مباح ہے۔ تاہم جس شخص نے لذت کے لیے یا چھیڑ چھاڑ کے لیے یا عادت کی وجہ سے اس طرح سے ایسا کیا کہ گویا وہ کسی خاتون سے جماع کر رہا ہو تو یہ سب حرام ہے۔ اس بارے میں امام احمد اور ان کے علاوہ کوئی اسے مباح قرار نہیں دیتا اور بعض علماء کے نزدیک ایسی صورت میں ایسا گناہ کرنے والے پر حد واجب ہوگی اور اس گناہ سے رُک جانا مستحب نہیں بلکہ واجب ہے۔ [2]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: جہاں تک تعلق ہے اس کے اختیار کے بغیر مادہ خارج ہونے کا تو اس سے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر مادہ تولید (منی) خارج ہو تو اس پر غسل فرض ہے، اور جہاں تک انزال کا تعلق ہے کہ اگر اس کے اختیار اور مشت زنی کی وجہ سے ہو تو اکثر علماء کے نزدیک یہ حرام ہے اور یہ امام احمد سے مروی دو روایات میں سے ایک روایت ہے بلکہ ان میں سے سب سے واضح اور ظاہر ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ مکروہ ہے لیکن اگر وہ اس قدر مجبور ہو مثلاً اسے ڈر ہو کہ اگر

---

[1] سنن الکبریٰ بیہقی: 14133، جلد: 9، صفحہ: 132- 133 (مترجم) مکتبہ رحمانیہ- مکتبہ نے اس پر حسن لغیرہ کا حکم لگایا ہے۔ مصنف عبدالرزاق: 13589- سند: اخبرنا عن معمر، عن الاعمش عن ابن عباس.

[2] مجموع الفتاویٰ، جلد: 10، صفحہ: 574.

وہ مشت زنی نہیں کرے گا تو زنا کا ارتکاب کر لے گا یا کسی مرض کا شکار ہو جائے تو اس بارے میں علماء میں دو قول مشہور ہیں: سابقہ اور بعد میں آنے والے کچھ علماء کے نزدیک اس حال میں یہ اس عمل کی رخصت ہے جبکہ دیگر علماء نے اس سے منع فرمایا ہے، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ❶

امام غزالی فرماتے ہیں: یہ اس بات پر تنبیہ ہے کہ نکاح نہ کرنے والا ان تین مسائل میں سے ایک میں مبتلا ہوتا ہے۔ ان میں سے سب سے ہلکا لونڈی سے نکاح کرنا ہے، اس میں اپنی اولاد کو غلامی پر پیش کرنا ہے اور اس سے سخت تر مشت زنی ہے اور سب سے بدتر زنا ہے۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان میں سے کسی چیز کو بھی مطلقاً مباح قرار نہیں دیا کیونکہ یہ دونوں (لونڈی سے نکاح اور مشت زنی) ممنوع ہیں۔ ان کی اجازت صرف اس صورت میں دی گئی ہے جبکہ ان سے بھی برے کام (زنا) میں پڑنے کا اندیشہ ہو۔ جیسا کہ جان جانے کا خوف ہو تو مردار کھانے کی اجازت دی جاتی ہے، لہٰذا ان دونوں کو (زنا) پر ترجیح دینا مطلق مباح اور مطلق بھلائی کے معنی میں نہیں۔ جیسا کہ سڑے ہوئے ہاتھ کو کٹوا دینا اچھا نہیں۔ اگرچہ اس میں جان کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ ❷

ویسے بھی ان دونوں آثار کی اسناد اتنی مضبوط نہیں۔ اگلے دونوں آثار میں مشت زنی کی سخت مذمت ہے۔

[3]......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشت زنی کرنے والا اپنے ساتھ بدکاری کرنے والا ہے۔ ❸

---

❶ مجموع الفتاویٰ، جلد: 34، صفحہ: 230.

❷ اِحیاء علوم الدین، جلد: 2، صفحہ: 29 دار المعرفة بیروت.

❸ مصنف ابن ابی شیبہ: 17788، جلد: 5 صفحہ: 325 (مترجم) مکتبہ رحمانیہ، اس کی سند صحیح ہے۔ عصام بن قدامہ نے مالک بن نمیر الخزاعی اور عکرمہ وغیرہ سے روایت کی ہے۔ عصام سے وکیع وغیرہ نے روایت ⇦⇦⇦

[4]...... مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص (مشت زنی کرنے والے) کے بارے میں دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا: وہ شخص اپنے نفس سے زنا کرنے والا ہے۔ ❶

[5]......(2) مجاہد بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ اپنے نوجوانوں کو مشت زنی کرنے کی ہدایت کرتے تھے اور عورت بھی اسی طرح کوئی چیز داخل کر لیتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: وہ کیا چیز داخل کرتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان کی مراد انگلی داخل کرنا تھی، وہ یہ فرماتے ہیں: اس کے ذریعے وہ زنا سے محفوظ رہتی ہے۔ (لیکن اب چونکہ خودلذتی کے لیے کیا جاتا ہے اس لیے حرام ہے۔) ❷

[6]...... (3) ابوصالح نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کے متعلق زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ وہ

⇦⇦⇦ کی ہے۔ ابن معین نے کہا کہ یہ صالح ہے، اور ابوزرعۃ اور ابوحاتم نے کہا کہ اس میں کوئی برا نہیں، اور ابو داؤد نے کہا کہ اس میں کوئی برا نہیں، اور نسائی نے کہا کہ ثقہ ہیں، اور ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔ (تهذيب التهذيب: 196/7، الثقات: 300/7، تهذيب الكمال في أسماء الرجال: 60/20، نمبر: 3926، ميزان الاعتدال: 201/3) امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ یہ قابل اعتماد ہے۔ (سؤالات البرقاني للدارقطني: 406)- امام ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ صدوق راوی ہے۔ (تقريبُ التهذيب: 21/2، نمبر: 4583)، اس کی ایک روایت سنن نسائی: (1272، 1275) اور سنن ابن ماجه: (911) میں بھی ہے۔

❶ مصنف عبدالرزاق: 13587، اس کی سند حسن ہے۔ عبداللہ بن عثمان بن خثیم ثقہ راوی ہے اور حسن الحدیث ہے۔ (تهذيب الكمال في أسماء الرجال: 279/15- 282، مؤسسة الرسالة بيروت، **تحقيق**: الدكتور بشار عواد معروف).

❷ مصنف عبدالرزاق: 13593- ابراہیم بن ابی بکر کا پورا نام ابراہیم بن ابی بکر المکی الاخنسی ہے۔ انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے اور ان سے ابن ابی نجیح اور ابن جریج نے روایت کی ہے۔ امام ابن حبان نے انہیں (اپنی کتاب) الثقات میں ایسے ہی ذکر کیا ہے۔ خطیب حجازی نے کہا کہ انہوں نے مجاہد سے سنا ہے۔ میں (امام ابن حجر) نے خط ذہبی میں اس کو سچائی کے مقام پر (یعنی سچے ہیں) پڑھا ہے۔ (تهذيب التهذيب: 111/1، تهذيب الكمال في أسماء الرجال: 63/2، الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 90/1/1، الثقات: 14/6) اس راوی کی ایک اور روایت سنن الکبریٰ میں بھی ہے۔ (سنن نسائی الکبریٰ: 8958).

لامحالہ اس کو حاصل کرنے والا ہے، پس دونوں آنکھیں، ان کا زنا دیکھنا ہے اور دونوں کان، ان کا زنا سننا ہے اور زبان اس کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ، اس کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں، اس کا زنا چل کر جانا ہے اور دل تمنا رکھتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ ان تمام باتوں کی تصدیق کرتی ہے (اسے عملاً سچ کر دکھاتی ہے اور حرام کا ارتکاب ہو جاتا ہے) یا اس کی تکذیب کرتی ہے (حقیقی زنا سے بچاؤ ہو جاتا ہے)۔ [1] ایک اور روایت میں ہے: ''منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا بوسہ (چومنا) لینا ہے۔'' [2] ایک اور روایت میں ہے کہ: پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دس کے عدد کا حلقہ بنایا اور دوسرے ہاتھ کی انگشتِ شہادت کو اس میں داخل کیا اور کہا: ابوہریرہ کا گوشت اور خون اس پر گواہی دیتا ہے۔ [3]

نوٹ: اس حدیث میں مشت زنی ہاتھ کے زنا میں آتی ہے۔

وضاحت: آنکھوں کا زنا یہ ہے کہ کسی اجنبی عورت پر پہلی نظر پڑنے سے روکنے پر انسان قدرت نہیں رکھتا ہے لیکن جب وہ پہلی نظر کے بعد دوبارہ اس اجنبی عورت کی طرف لذت اور شہوت کے ساتھ دیکھے گا تو یہ اس کی آنکھ کا زنا ہوگا۔ اور نفس کا زنا یہ ہے کہ وہ دل میں زنا کی تمنا اور خواہش کرے، کیونکہ یہ شرمگاہ میں زنا کرنے کے دواعی ہیں۔ اور اس حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس کو وہ لامحالہ پائے گا، یعنی ابن آدم اس سے چھٹکارا پانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ [4] شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس لیے زنا فرمایا ہے کیونکہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہے، پس اطلاق زنا کا ان پر

---

[1] صحیح مسلم: 6753،6754 (2657) صحیح بخاری: 6243، مسند أحمد: 8199 (6659)، صحیح ابن حبان: 4423 صحیفه همام بن منبه: 102.

[2] سنن ابو داؤد: 2153- شیخ زبیر علی زئی نے صحیح کہا ہے۔

[3] مسند أحمد: 10933 (6661)- اس کی سند صحیح ہے۔

[4] نعم الباری، جلد: 13، صفحه: 118، تحت حدیثِ بخاری: 6243- بحواله: شرح ابن بطال، جلد: 9، صفحه: 20.

بطریق مجاز کے ہے اور آنکھ کا زنا دیکھنا ہے یعنی اس چیز کی طرف جس کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ ❶ اس حدیث میں مذکور ہے: ''شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' یعنی جب انسان نے کسی اجنبی عورت کو دیکھا اور اس سے زنا کرنے کی تمنا کی اور وہ زنا کرنے پر قادر ہوا تو اس کی شرمگاہ اس کے زنا کرنے کی تصدیق کر دیتی ہے اور اگر وہ اس سے باز آیا اور اپنے رب سے ڈرا تو اس کی شرمگاہ اس زنا کی تکذیب کر دیتی ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ❷

[7]......(4) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت زانی زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، جس وقت چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، جب وہ شراب پیتا ہے تو شراب نوشی کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا، جب لوٹنے والا لوٹتا ہے تو وہ لوٹنے کے وقت مومن نہیں ہوتا جبکہ لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جب خیانت کرنے والا خیانت کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔ پس تم بچ جاؤ، بچ جاؤ۔'' ❸

ایک اور روایت میں ہے کہ: اور (ان کو) بعد میں توبہ کا موقع دیا جاتا ہے۔ ❹

[8]......ایمان کیسے نکلتا ہے؟:

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اس سے ایمان کیسے نکال لیا جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس طرح اور انہوں نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انہیں نکال لیا، پس اگر وہ توبہ کر لے تو ایمان اس کی طرف

---

❶ فتح الباری، جلد: 11، صفحہ: 504- تحت حدیثِ بخاری: 6612.

❷ نعم الباری، جلد: 14، صفحہ: 437، تحت حدیث بخاری: 6612.

❸ صحیح بخاری: 2475، سنن ابوداؤد: 4689، سنن نسائی: 4874، سنن ترمذی: 2625، سنن دارمی: 2037، مسند أحمد، جلد: 2، صفحہ: 243، صحیفہ همام بن منبه: 89.

❹ صحیح مسلم: 208 (57).

اس طرح لوٹ آتا ہے، اور انہوں نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، اور ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: ایسا شخص کامل مومن ہوگا نہ اس کے لیے نورِ ایمان ہوگا۔'' ❶

[9]......ایمان نکل کر کہاں جاتا ہے؟:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر ہو جاتا ہے، جب وہ اس عمل سے رجوع کر لیتا ہے تو ایمان بھی اس کی طرف پلٹ آتا ہے۔'' ❷

ابوجعفر محمد بن علی (امام محمد باقر علیہ السلام) (اس معاملہ میں) کہتے ہیں: جب وہ ایسی حرکت کرتا ہے تو ایمان سے نکل کر صرف مسلم رہ جاتا ہے۔ ❸

[10]......(5) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو فضا میں اڑتے ہوئے ذرے کی طرح بنا دے گا۔'' ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے اور کھول کر بیان فرمائیے تاکہ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ہم ان میں سے نہ ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جان لو کہ وہ تمہارے بھائیوں میں سے ہی ہیں، اور تمہاری قوم میں سے ہیں، وہ بھی راتوں کو اسی طرح عبادت کریں گے، جیسے تم عبادت کرتے ہو، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب تنہائی میں ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب

❶ صحيح بخاری: 6809.

❷ مشكاة المصابيح: 60- شیخ زبیر علی زئی نے صحیح کہا ہے، سنن ترمذی: 2625، سنن ابو داؤد: 4690، مستدرك الحاكم: 56، امام حاکم نے اس کی سند کو بخاری اور مسلم کی شرط پر کہا ہے اور امام ذہبی ان سے متفق ہیں۔

❸ امام ابوعیسیٰ ترمذی نے حدیث: 2625 کے تحت نقل کیا ہے۔

کریں گے۔'' ❶

[11]......(6) نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے کام لوگوں کو زیادہ تر جنت میں داخل کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تقویٰ (اللہ تعالیٰ کا خوف) اور حسن خلق (اچھے اخلاق)'' اور پوچھا گیا: کون سے کام زیادہ تر آدمی کو جہنم میں لے جائیں گے؟ فرمایا: ''دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرمگاہ۔'' ❷

[12]......(7) سیّدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے تمہارے بارے میں سرکشی کی جن شہوتوں کا سب سے زیادہ ڈر ہے، اُن کا تعلق تمہارے پیٹوں، شرمگاہوں، گمراہ کرنے والی خواہشوں اور فتنوں سے ہے۔'' ❸

[13]......(8) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان، یعنی (شرمگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان) کی ضمانت دے دی تو میں اسے جنت میں جانے کی ذمہ داری دیتا ہوں۔'' ❹

[14]......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ

❶ سنن ابن ماجه: 4245- شیخ زبیر علی زئی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے، طبرانی، معجم الصغیر، جلد: 1 صفحه: 237.

❷ سنن ترمذی: 2004، سنن ابن ماجه: 4246- شیخ زبیر علی زئی نے ان کی سند کو صحیح کہا ہے، مستدرك الحاكم: 7919- امام حاکم کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے لیکن امام بخاری اور مسلم نے اسے نقل نہیں کیا اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے، مسند أحمد، جلد: 2 صفحه: 291، 392 اور 442، بیهقی، شعب الإیمان: 5756.

❸ طبرانی، معجم الصغیر: 774، مسند أحمد: 20011 (9963)- شیخ شعیب الارنؤوط نے اس کے تمام راویوں کو ثقہ کہا ہے، مجمع الزوائد، جلد: 1، صفحه: 188.

❹ صحیح بخاری: 6474،6807، مسند أحمد: 19788 (6647)، مستدرك الحاكم: 8058، امام حاکم اور امام ذہبی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ❶

[15]...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قریش کے نوجوانوں! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، خبردار جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اس کے لئے جنت ہے۔'' ❷

[16]......(9) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنت ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے اور جہنم شہوتوں سے گھری ہوئی ہے۔'' ❸

[17]......(10) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک ان کے مطابق عمل نہ کرلیں یا بات نہ کرلیں۔'' ❹

[18]...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا: ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے پاتے ہیں کہ انہیں بیان کرنا ہم بہت گراں سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بھی ایسا محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صریح ایمان ہے۔'' ❺

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ: 510 (421)، سنن ترمذی: 2409.

❷ سلسلہ احادیث صحیحہ: 2696 (3681)، طبرانی، معجم الأوسط: 6993، بیہقی، شعب الإیمان: 5755.

❸ ترمذی: 2559- شیخ زبیر علی زئی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، صحیح مسلم: 7130 (2822)، مسند أحمد، جلد: 3، صفحہ: 153، 254 اور 284.

❹ صحیح مسلم: 332 (127)، صحیح بخاری: 2528.

❺ صحیح مسلم: 340 (132).

[19]...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میرے دل میں کچھ ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے بیان کرنے سے کوئلہ بن جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملے کو وسوسہ میں بدل دیا (اور وسوسہ مومن کو نقصان نہیں پہنچاتا)۔'' ❶

[20]...... (11) سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبریل امین علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! تم جتنا جی سکتے ہو جی لو، ایک دن وفات آنی ہے، اور جس سے محبت کرنی ہے کرلو، ایک دن جدا ہونا ہے، اور جو عمل کرنا ہے کرلو، ایک دن اس کا بدلہ ملنا ہے، پھر عرض کی: اے محمد! مومن کا شرف رات کی عبادت میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ ❷

عورت ایک فتنہ:

تقریباً ہر بار ایک شخص کے حرام کاموں کے ارتکاب میں عورت ایک بہت بڑی وجہ بنتی ہے، مثلاً مشت زنی، خودکشی وغیرہ۔ کیونکہ مرد عورت کے معاملے میں کمزور ہے اور ایسا زمانہ آچکا ہے کہ عورتوں نے کپڑے تو پہنے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی برہنہ ہوتی ہیں جیسا کہ پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ❸

[1]...... سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔ ❹

---

❶ مشكاة المصابيح: 73- اس کی سند کو شیخ زبیر علی زئی نے صحیح کہا ہے، سنن ابو داؤد: 5112، سنن نسائی الکبریٰ: 10503، مسند أحمد، جلد: 1، صفحه: 232، 340.

❷ مستدرك الحاكم: 7921- امام ذہبی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

❸ دیکھئے: صحیح مسلم: 5582 (2128) میں اس کی تفصیل۔

❹ صحيح بخاری: 5096.

[2]...... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ دنیا بہت میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں (تم سے پہلے والوں کا) جانشیں بنانے والا ہے، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، لہٰذا تم دنیا (میں کھو جانے سے) بچتے رہنا اور عورتوں (کے فتنے میں مبتلا ہونے) سے بچ کر رہنا، اس لیے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں (کے معاملے) میں تھا۔'' ❶

[3]......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو (اپنی بیوی) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے اپنی ضرورت پوری کی، پھر صحابہ کرام کے پاس گئے اور ان سے کہا:

''عورت شیطان کی شکل میں نمودار ہوتی ہے، تو جس کے ساتھ اس طرح کا واقعہ پیش آئے وہ اپنی بیوی کے پاس آ جائے، کیونکہ یہ اس کے دل میں آنے والے احساسات کو ختم کر دے گا۔'' ❷

شہوت کی آگ کو کم کرنے کا بیان:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(1).... ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰﴾ [النور: 30/24]

''مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ وہ جو کارروائیاں کرتے ہیں اللہ ان سب سے پوری طرح باخبر ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم: 6948 (2742).

❷ صحيح مسلم: 3407 (1403)، سنن ترمذی: 1158، سنن ابوداؤد: 2151- شیخ زبیر علی زئی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، مسند أحمد: 14591 (6665)، سنن نسائی الکبریٰ: 9121.

تفسیر: سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر ہٹا لوں۔ [1]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔'' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے اپنی مجلسوں میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں وہیں ہم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا (جہاں مجلس ہے) حق ادا کرو۔'' لوگوں نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نگاہیں جھکا کر رکھنا، (چلنے والوں کے لیے) تکلیف کا سبب بننے والی چیزوں کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔'' [2]

حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ کام گناہ کبیرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا موجب بنے۔ اللہ تعالیٰ نے دوطرفوں کا ذکر فرمایا۔ نظر چونکہ دل کے فساد کا سبب ہے اس لیے اسے نیچا رکھنے کا حکم دیا جیسا کہ بعض سلف کا کہنا ہے کہ نظر دل کے لیے زہریلا تیر ہے، نگاہیں جو شہوانی جذبات کو مشتعل کرنے کی محرکات ہیں جس طرح انہیں نیچا رکھنے کا حکم دیا، اسی طرح شرمگاہوں کی حفاظت کا بھی حکم دیا۔ شرمگاہ کی حفاظت کبھی تو زنا سے اجتناب کرنے سے ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴾ [المعارج: 29/70]

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔''

---

[1] صحیح مسلم: 5644 (2159)، سنن ابوداؤد: 2148، سنن ترمذی: 2776- شیخ البانی اور شیخ زبیر علی زئی نے صحیح کہا ہے، صحیح ابن حبان 5571- شیخ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے، مسند أحمد، جلد: 4، صفحہ: 358، 361، سنن دارمی: 2685.

[2] صحیح مسلم: 5563 (2121)، صحیح ابن حبان: 595، مسند أحمد، جلد: 3، صفحہ: 36.

اور کبھی نگاہ کو محفوظ رکھنے کے باعث جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

''ستر سب سے چھپاؤ سوائے اپنی بیوی اور اپنی لونڈیوں کے ❶۔'' ❷

(2).... ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ﴾

[العنکبوت: 45/29]

''بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔''

تفسیر: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: فلاں رات کو نماز میں مشغول رہتا ہے اور دن کو چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نماز عنقریب اسے بُرائی سے منع کر دے گی۔ ❸

[3]......سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر کوئی صاحب استطاعت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو بدفعلی سے محفوظ رکھنے کا یہ ذریعہ ہے اور کسی میں نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ وہ اس کی شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔'' ❹

ایک اور روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تو ہم نوجوان تھے۔ ❺

---

❶ سنن ترمذی: 2769، سنن ابوداؤد: 4017- شیخ زبیر علی زئی نے ''تحقیق وتخریج تفسیر ابن کثیر'' میں صحیح کہا ہے، سنن ابن ماجہ: 1920، مشکل الاثار: 1381، مسند أحمد، جلد: 5، صفحہ: 4-3.

❷ تفسیر ابن کثیر، تحت آیت: 30/24.

❸ کشف الاستار عن زوائد البزار، جلد: 1، صفحہ: 346، مسند أحمد، جلد: 2، صفحہ: 447، حدیث: 9777، مجمع الزوائد، جلد: 2، صفحہ: 258- شیخ زبیر علی زئی نے ''تحقیق وتخریج تفسیر ابن کثیر'' میں اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

❹ صحیح بخاری: 1905، صحیح مسلم: 3398 (1400)، سنن ابوداؤد: 2046، سنن ترمذی: 1081، سنن ابن ماجہ: 1845، سنن دارمی: 2212، مصنف عبدالرزاق: 10380، مسند حمیدی: 115، سنن نسائی الکبریٰ: 2547، طبرانی، معجم الکبیر: 10168، شرح اسنة امام بغوی: 2236، مسند أحمد 4023، 4035، 4112، سنن الکبریٰ بیہقی: 7942.

❺ سنن نسائی: 2241.

وضاحت: اس حدیث میں یہ ثبوت ہے کہ روزہ نکاح کی شہوت کوقطع کرنے والا ہے، اس پر یہ اعتراض ہے کہ روزہ رکھنے سے طبعی حرارت تیز اور متحرک ہوتی ہے تو اس سے شہوت کیسے کم ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ابتداء میں ایسا ہوتا ہے لیکن جب انسان مسلسل روزے رکھتا ہے تو پھر اس کی شہوت کم ہو جاتی ہے کیونکہ نکاح کی شہوت کھانے پینے کی شہوت کے تابع ہے، کھانے پینے سے بدن کو قوت حاصل ہوتی ہے اور اس سے نکاح کی شہوت میں اضافہ ہوتا ہے اور کھانے پینے میں کمی کرنے سے بدن کی قوت میں کمی ہوتی ہے اور اس سے نکاح کی شہوت میں تخفیف ہوتی ہے۔ [1]

علمائے کرام نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو دلیل بنایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی استطاعت نہ رکھنے کی صورت میں روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی حالانکہ روزہ رکھنا مشکل کام ہے، لیکن آپ نے خود لذتی کی اجازت نہیں دی، حالانکہ خود لذتی روزے کی بہ نسبت ممکنہ آسان حل ہے اور ایسی صورت میں فوری حل بھی ہے، لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہیں دی۔

[4]......مشت زنی سے بچنے کے لیے دعا:

سیّدنا شکل بن حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا تعویذ (پناہ لینے کی دعا) سکھا دیجئے جسے پڑھ کر میں اللہ کی پناہ حاصل کرلیا کروں، تو آپ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا: کہو (پڑھو):

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي.))

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے، اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔''

[1] نعم الباری، جلد: 4، صفحہ: 387، تحت حدیث بخاری: 1905.

سعد کہتے ہیں ''منی'' سے مراد نطفہ ہے۔ ❶

[5]...... حضرت ام المؤمنین سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں فرماتی ہیں: محمد ﷺ اپنے رب سے جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِی وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِی، وَحَقِّقْ اِيْمَانِی، وَارْفَعْ دَرَجَاتِی، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِی، وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِی، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَاَوَّلَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِی، وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ، وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ، وَخَيْرَ مَا بَطَنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِی، وَتَضَعَ وِزْرِی، وَتُصْلِحَ اَمْرِی، وَتُطَهِّرَ قَلْبِی، وَتُحَصِّنَ فَرْجِی، وَتُنَوِّرَ لِی قَلْبِی، وَتَغْفِرَ لِی ذَنْبِی، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ اَنْ تبَارِكَ لِی فِی نَفْسِی، وَفِی سَمْعِی، وَفِی بَصَرِی، وَفِی رُوْحِی، وَفِی خَلْقِی، وَفِی خُلُقِی، وَفِی اَهْلِی، وَفِی مَحْيَایَ، وَفِی مَمَاتِی، وَفِی عَمَلِی، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِی، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن.)) ❷

---

❶ سنن ترمذی: 3492، سنن ابوداؤد: 1551، سنن نسائی: 5446، 5457- شیخ زبیر علی زئی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے، مسند أحمد، جلد: 3 صفحه: 429.

❷ مستدرك الحاكم: 1911، امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری ومسلم نے اس کو نقل نہیں کیا ہے اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھے سوال، اچھی دعا، اچھی کامیابی، اچھا ثواب، اچھے عمل، اچھی زندگی اور اچھی موت کا سوال کرتا ہوں اور مجھے ثابت قدم رکھ اور میرے میزان کو بھاری کر اور میرے ایمان کو پختہ کر، میرے درجات بلند فرما اور میری نماز کو قبول فرما، میری خطائیں معاف کر اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجہ کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اعمال وافعال وظاہر باطن کی بھلائی مانگتا ہوں اور جنت کے اعلیٰ درجے کی بھلائی مانگتا ہوں، یا اللہ قبول فرما، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر اونچا کر دے اور میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرے دل کو منور کر دے اور میرے گناہ معاف فرما اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجے کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! قبول فرما، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے نفس میں، میری سماعت میں، میری بصارت میں، روح میں اور میری تخلیق میں، میرے اخلاق میں، میرے اہل و عیال میں، میری زندگی میں، میری وفات میں اور میرے عمل میں برکت عطا فرما، میری نیکیاں قبول فرما اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجے کا سوال کرتا ہوں یا اللہ! قبول فرما۔''

[6]......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:

❀ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
❀ صحت کو بیماری سے پہلے۔
❀ امیری کو فقیری سے پہلے۔
❀ فراغت کو مصروفیت سے پہلے۔
❀ زندگی کو موت سے پہلے۔'' [1]

[1] مستدرك الحاكم: 7846- امام حاکم اور امام ذہبی نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی شرط پر کہا ہے۔

[7]...... سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

''اے ابن آدم تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرا دل دولت سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھ رزق سے بھر دوں گا، اے ابن آدم تو مجھ سے دور نہ رہ، ورنہ میں تیرا دل فقر سے بھر دوں گا، اور تیرے ہاتھ مصروفیت سے بھر دوں گا۔'' ❶

اس فعل قبیح سے توبہ:

[1]...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سارے بنی آدم (انسان) گناہ گار ہیں اور بہترین گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔'' ❷

[2]...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے اگر کسی کی سواری کا جانور گم ہو جائے، پھر مل جائے تو کیا اس کو خوشی ہو گی کہ نہیں؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ کو بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ کسی شخص کو (گم شدہ) سواری کے پھر مل جانے سے (خوشی ہوتی ہے)۔'' ❸

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر جب وہ (بندہ) اس کی طرف توبہ کرتا ہے، تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بے آب وگیاہ صحرا میں اپنی سواری پر (سفر کر رہا) تھا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل (کر گم ہو) گئی، اس کا کھانا اور پانی اسی (سواری) پر ہے۔ وہ اس (کے ملنے) سے مایوس ہو گیا تو ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اپنی سواری

❶ مستدرك الحاكم: 7926- امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا اور امام ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی: 2499، سنن ابن ماجه: 4251- شیخ زبیر علی زئی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے، سنن دارمی: 2769، مسند أحمد، جلد: 3، صفحه: 198.

❸ صحیفه همام بن منبه: 79، صحیح مسلم: 6961 (2747)، صحیح بخاری: 6309.

(ملنے) سے ناامید ہو چکا تھا۔ اتنے میں اچانک وہ سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو، اس نے اس کونکیل کی رسی سے پکڑ لیا، پھر بے پناہ خوشی کی شدت میں کہہ بیٹھا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے غلطی کر گیا۔'' ❶

[3]...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملائکہ (فرشتے) (بعض وقت) کہتے ہیں: ''اے رب! یہ بندہ گناہ کا ارادہ کر رہا ہے، اللہ تو سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے، اس پر اللہ فرماتا ہے: ''اس کو دیکھتے رہو، اگر وہ اس کو کرے تو اس کو اس جیسا ہی (ایک گناہ) لکھ لو اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ لو بے شک اس نے اس گناہ کو میری خاطر چھوڑا ہے۔'' ❷ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بُرائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں دس گنا سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھ کر، اور جس نے کسی بُرائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لیے ایک برائی لکھی ہے۔'' ❸

[4]...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آتا ہے، اسے اس جیسی دس ملتی ہیں اور میں بڑھا (بھی) دیتا ہوں اور جو شخص بُرائی لے کر آتا ہے تو اس کا بدلہ اس جیسی ایک بُرائی ہے یا (چاہوں تو) معاف کر دیتا ہوں، جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے

❶ صحیح مسلم: 6960 (2747).

❷ صحیفه همام بن منبه: 105.

❸ صحیح مسلم: 338 (131)، صحیح بخاری: 6491.

قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں اور جو مجھ سے پوری زمین کی وسعت بھر گناہوں کے ساتھ ملاقات کرتا ہے (اور) میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملاقات کرتا ہوں۔'' ❶

[5]...... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم گناہ کرو یہاں تک کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو تو (اللہ تعالیٰ) ضرور تمہاری توبہ قبول کرے گا۔'' ❷

نتیجہ: اس کام سے بچنے میں ہی بھلائی ہے کیونکہ قیامت کے دن ہم ایک نیکی کم ہونے کی وجہ سے اپنے اس وقت کو یاد کریں گے۔ کسی بھی گناہ کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ایسے ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہیں (تم انہیں حقیر سمجھتے ہو، بڑا گناہ نہیں سمجھتے) اور ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والا سمجھتے تھے۔ ❸

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سن رہا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ بیشک آسمان چرچرا رہا ہے اور اسے چرچرانے کا حق بھی ہے، اس لیے کہ اس میں چار انگلیوں کی بھی جگہ خالی نہیں ہے مگر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی اللہ کے حضور رکھے ہوئے ہے۔ اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم لوگ بھی جان لو تو ہنسو گے کم اور روؤ گے زیادہ اور بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو گے، اور یقیناً تم لوگ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاؤ گے۔'' (اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ: کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ ❹

❶ صحیح مسلم: 6833 (2687)، صحیح ابن حبان: 226- شیخ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے۔
❷ سنن ابن ماجه: 4248- شیخ زبیر علی زئی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔
❸ صحیح بخاری: 6492.
❹ سنن ترمذی: 2312- شیخ زبیر علی زئی اور شیخ البانی اسے حسن کہتے ہیں، مستدرك الحاكم: 3883- امام حاکم اس کو بخاری اور مسلم کی شرط پر کہتے ہیں اور امام ذہبی خاموش ہیں۔

یادداشت

